الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (الایۃ)

نوجوانان اسلام! نماز اتنی اہم ترین عبادت ہے کہ سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر جتنے انبیاء کرام اس دار فانی میں تشریف لائے ہر نبی کی شریعت میں نماز فرض رہی۔ اور اس نبی کے پیروکار اس پر عمل کرتے رہے۔ اسی طرح امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پانچ وقت کی نمازیں ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دی گئیں

حضرات گرامی قدر! نماز کی خصوصیت و اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کے تمام احکام سرکار دو جہاں جناب محمد رسول اللہ صلعم کو دنیا ہی میں دیئے گئے۔ لیکن نماز ایک ایسا اہم فریضہ تھا کہ اللہ رب العزت نے محمد کو عرش بریں پر بلا کر تحفتہً عطا فرمایا۔ یہی وہ عبادت ہے جس سے انسان کو کبھی چھٹکارا نہیں۔

چاہے سفر میں ہو یا حضر میں ، گھر میں ہوں ، یا باہر ، مکانوں میں ہوں ، یا گزرگاہوں میں ، میدانوں میں ہوں ، یا پہاڑوں پر ، سنسناتے ہوئے تیروں کے زد پر ہوں ، یا چمکتی ہوئی تلواروں کے سائے میں غمی میں ہوں ، یا خوشی میں ، نبی ہو یا ولی ، متفکر ہوں یا مدبر غرض دنیا کا کوئی بھی مسلمان ہو ، غریب و امیر ، ذات و پات ، حسب و نسب کا کوئی امتیاز نہیں ، فرد یا قوم کی کوئی تخصیص نہیں . ہر ایک کو خانہ خدا میں ایک ہی ساتھ سجدہ ریز ہونا ہے)

ے ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز ،

نبی دو عالمؐ نے تارک صلوٰۃ پر جو وعیدیں فرمائی ہیں ذرا اس کو بھی ملاحظہ فرمائیں ۔ مَنْ فَاتَتْهُ صَلوٰةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ (رواہ ابن حبان) جس شخص کی بھی ایک وقت کی نماز فوت ہو گئی وہ ایسا ہے کہ گویا کہ اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو ۔"

ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا العهد الذی بیننا وبینهم الصّلوٰة فمن ترکها فقد کفر (رواہ الترمذی)

"وہ عہد جو ہمارے اور منافقین کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو ترک کیا تو اس نے کفر کو ظاہر کیا"

دوسری حدیث کے اندر شہنشاہ بطحیٰ نے نہایت ہی تہدید آمیز انداز میں فرمایا جس شخص نے نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا۔ اللہ اور رسول اس سے بری ہیں")

ایک جگہ آپ نے فرمایا جو شخص نمازوں کی حفاظت کرتا ہے تو وہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے روشنی ہوگی، اور رحمت ہوگی، اس کی نجات کی سرٹیفکٹ ہوگی۔ اور جو شخص نمازوں کی حفاظت نہیں کرتا۔ قیامت کے دن نہ اس کی نجات ہوگی اور نہ نجات کی سند۔ اور نہ اس کے پاس کوئی روشنی ہوگی۔ وہ شخص اسی حالت میں قارون، فرعون، ہامان، ابی بن خلف کے ساتھ جہنم میں داخل ہوگا

(رواہ احمد و دارمی و بیہقی)

حدیث مقدسہ سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے حکومت و سیاست میں پھنس کر نماز چھوڑی تو اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا۔ اور جس شخص نے زراعت میں لگ کر نماز چھوڑی تو اس کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا۔ اور جس شخص نے تجارت اور کھیتی باری

کی وجہ سے نماز ترک کی تو اس کا حشر ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا اور جس نے دست کاری کی وجہ سے نماز ترک کی تو اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا۔

قسم ہے رب ذوالجلال کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ہمارے اقوال بدل سکتے ہیں. ہمارے خیالات غلط ہو سکتے ہیں لیکن جو رحمۃ للعالمین ہے، شفیع المذنبین، راحۃ العاشقین ہے. اس کا فرمان کبھی غلط نہیں ہو سکتا.

(مسلمانو! ذرا غور کرو کہ آج ہمیں ذلت و رسوائی کیوں برداشت کرنی پڑتی ہے. سخت سے سخت اذیتیں اور تکالیف کیوں پہونچائی جاتی ہیں، ظلم وستم کے پہاڑ کیوں توڑے جاتے ہیں، ہر طرف سے کوئی دبا رہا ہے، کوئی ستا رہا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا ہم نے کبھی اس پر غور کیا ہر گز نہیں ......

حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو جو دولت لافانی اور نظام زندگی عطا کیا تھا۔ اس سے غفلت و سستی اور پس پشت ڈال دینے کیوجہ سے پوری انسانیت کو خطرناک سے خطرناک منازل و مراحل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔)

قرآن مقدس کے اندر جہاں ایک طرف انسان کو معظم و محترم بتلایا گیا ہے۔ تو اسی جگہ اس بات سے چوکنا کر دیا گیا ہے کہ انسان جب امور دین سے بے خبر اور لاپرواہ ہو جائے گا۔ تو اپنی کرتوت کی وجہ سے گرتے گرتے تحت الثریٰ میں پہونچ جائے گا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ، ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ (الآیۃ) ہم نے انسان کو خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے پھر ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست کر دینگے"

(ایک جگہ اللہ رب العزت نے فرمایا فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَاۗءُوْنَ، ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں وہ ایسے ہیں جو دکھلاوا کرتے ہیں،،

دوسری جگہ باری تعالےٰ نے فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ نماز قائم کرو میری یاد کے لئے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ خوب سمجھ لو اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔)

عالم اسلام کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ یہ بات اپنے دلوں میں بٹھالیں کہ ایمان اور عقیدے کے بعد باری تعالےٰ نے

انسانوں کو جو دولت لافانی دیا ہے وہ نماز ہے۔ اگر ہم نماز صحیح ڈھنگ سے ادا کرتے رہے تو ہمارے دینی و دنیوی مسائل حل ہو سکتے ہیں ہر جھائی ہوئی زندگی خوشگوار ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نماز ہی روح کو روشن، طبع کو ہموار، دماغ کو درست کرتی ہے، فحش و بے حیائی سے دور، اور خدا سے قریب کرتی ہے جیساکہ نوجوان انصاری روزمرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پنجوقتہ نمازیں پڑھتے۔ اور گناہوں کے کام بھی کیا کرتے تھے۔ دیگر اصحاب رسول نے سرورِ عالم سے ان کی شکایت کی۔ کہ یہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور ہر قسم کی برائیاں بھی برابر کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کی نماز اس کے برائیوں سے روک دے گی۔ چند ہی دن گزرے تھے۔ کہ ان صحابی نے تمام برے کاموں سے توبہ کرلی

نماز انسان کو منکرات سے بچاتی ہے۔ اور نیک کاموں کیطرف بلاتی ہے، حَیَّ عَلَی الفَلَاح، حَیَّ عَلیٰ الفَلَاح۔ آؤ کامیابی کیطرف آؤ کامیابی کی طرف، نماز بگڑے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لاتی ہے، یہی نہیں بلکہ نماز رضاء الٰہی کا سبب ہے۔ نفس امارہ۔ اور شیطان کا ہتھیار ہے، نماز مومن کے ' کا نور ہے۔ قبر کے اندر روشنی کا ذریعہ ہے۔ پل صراط کے لئے پروانہ اور سند ہے۔ نماز وہ طاقتور آلہ ہے جو بندے کو اللہ سے قریب کر دیتا ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ جب اذان کی دل کش اور پُر فریب آواز ہمارے کانوں سے ٹکرائے۔ خواہ ہم زندگی کے کسی بھی شعبہ میں ہوں تجارت ہو، یا حکومت، صنعت وحرفت ہو، یا زراعت، غم کے افسانے ہوں، یا مسرت وشادمانی کے ترانے، ہر ایک کو چھوڑ کر ہر ایک سے منہ موڑ کر، لبیک کہتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں سربسجود ہو کر اللہ رب العزت کی ربوبیت کا صدق دل سے اعتراف کرتے۔ قرآنی آیات دلوں میں سمو کر تجلّیات ربّانی سے اپنے سینے کو منور کرتے، مگر آج مسلم عوام وخواص کی حالت بقول علامہ اقبال یہ ہے۔ ؎

؎ رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

دو کاموں سے بچنا ایک مرتبہ کسی صاحب نے شیطان لعین کو دیکھا اور اس سے دریافت کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتاؤ کہ آپ جیسا بن جاؤں، اور صحیح معنوں میں آپ کا پکا چیلا بن جاؤں

شیطان حیرت و استعجاب میں ہو کر کہنے لگا۔ اس طرح کی درخواست آج تک مجھ سے کسی نے نہیں کیا۔ کوئی راز اس میں ضرور ہے جو تم مجھ سے ایسا سوال کر رہے ہو وہ صاحب بولے جناب دل سے مجبور ہوں۔ دلی خواہش ہے آپ جیسا بن جاؤں شیطان نے سمجھا واقعی ہمارا ایک چیلا مل گیا۔ کہنے لگا اگر مجھ جیسا بننا چاہتے ہو تو دو کام نہایت ہی دل جمعی سے کرنا، اول نماز چھوڑنا۔ دوسرے جھوٹی قسمیں کھایا کرنا۔ اگر ان دونوں کاموں کو لگاتار کرتے رہے تو مجھ میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا اور ہمارے گروہ کا حقیقی چیلا صرف تو ہی رہ جائے گا۔ فقیر بے نوا نے شیطان کی ہدایت سن کر بولا خدائے پاک کی قسم ان دو کاموں کو پوری زندگی میں کبھی نہیں کر سکتا۔ شیطان یہ قسم سن کر بولا۔ میاں آج تک تو میں نے پوری دنیا کو دھوکا دیا۔ لیکن تم میرے بھی استاذ نکلے اور مجھے دھوکہ دے گئے، اب میں عزم مصمم کرتا ہوں کہ آئندہ اپنے دل کی بات کسی سے نہیں بتلاؤں گا۔ (تنبیہ ابواللیث سمرقندی)

(حاضرین کرام! کس قدر خوف و ہراس کا مقام ہے کہ شیطان نے ستر ہزار برس اللہ کی عبادت و ریاضت کی اور کبھی اللہ کے

ایک حکم کی خلاف ورزی نہیں کی مگر جب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کو کہا گیا تو کہنے لگا "خلقتنی من نار و خلقتہ من طین"۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ناری خاکی کا سجدہ کرے۔ اپنے اس عمل سے ملعون و مردود ہوا۔ بھلا اس شخص کا کیا انجام ہوگا جو اللہ کے ایک دو حکم کو نہیں بلکہ کئی سو حکموں کی متواتر خلاف ورزی کرتا ہے۔ پھر وہاں پر سجدہ حضرت آدم کو تھا اور یہاں پر نمازی کو خاص اللہ رب العزت کے لیے سجدہ کا حکم ہے۔ پھر شیطان نے ایک سجدہ چھوڑا اور بے نمازی پتہ نہیں کتنے سجدے چھوڑتا ہے۔ ایسے شخص کو جس قدر بھی سزا دی جائے کم ہے۔)

مجالس الابرار میں لکھا ہے جو شخص ایک وقت کی نماز چھوڑتا ہے اس کی سزا دو کروڑ اٹھارہ لاکھ برس تک جہنم میں جلنا ہے۔

میرے ملت کے نوجوانو! صحابہ کی شان تو یہ تھی کہ نماز یر ان کی نیند حرام ہو جاتی تھی۔ دل مضطرب و پریشان رہتا تھا ر وقت قلق و چبھن محسوس کرتے تھے۔ تیروں کی بوچھار ہو رہی ہے یاد اپنے ترکش سے مسلسل تیروں کی بارش کر رہا ہے۔ صحابی ول حضرت عباد بن بشر کا جسم نشانہ بنا ہوا ہے مگر اللہ اکبر کیا شوع و خضوع تھا بدن تیروں سے چھلنی ہو رہا ہے۔ جسم خون آلود

ہے مگر نماز نہیں چھوڑتے. جب اطمینان سے نماز پوری کر لیتے ہیں
تب اپنے ساتھی کو بیدار کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر کی نماز ایسی ہوتی تھی کہ گویا لکڑی ایک جگہ گاڑ دی جائے. ایک شخص کہتے ہیں کہ ابن زبیرؓ جب سجدہ کرتے تو اس قدر لمبا اور بے حرکت ہوتا تھا کہ اگر چڑیا کمر پر بیٹھ جاتی تو انھیں پتہ نہیں چلتا. بعض مرتبہ رکوع اتنا لمبا کرتے کہ تمام رات صبح تک رکوع ہی میں رہتے بعض اوقات سجدہ اتنا لمبا ہوتا کہ پوری رات گزر جاتی۔

ایک مرتبہ حضرت ابن زبیرؓ نماز پڑھ رہے تھے. بیٹا جس کا نام ہاشم تھا. پاس میں سو رہا تھا. چھت سے ایک سانپ گرا اور بچہ پر لپٹ گیا. وہ چلآیا. گھر والے سب دوڑے ہوئے آئے شور مچ گیا. سانپ کو مار اگیا. ابن زبیرؓ اسی اطمینان سے نماز پڑھتے رہے سلام پھیر کر فرمانے لگے. کچھ شور کی سی آواز آرہی تھی کیا تھا؟ بیوی نے کہا اللہ تم پر رحم کرے. بچہ کی جان بھی گئی تھی. تمہیں پتہ ہی نہ چلا فرمانے لگے تیرا ناس ہو اگر نماز میں دوسری طرف توجہ کرتا تو نماز کہاں باقی رہتی۔

حضرت عمرؓ کے اخیر زمانہ میں جب انھیں خنجر مارا گیا جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہوا تو ہر وقت خون بہتا تھا۔ اور اکثر غفلت بھی ہو جاتی تھی۔ لیکن اس حالت میں متنبہ کئے جاتے تو اسی حالت میں نماز ادا فرماتے، اور ارشاد فرماتے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ جو نماز چھوڑ دے (حکایت صحابہ)

برادران اسلام! آسمان ہدایت کے نیر تاباں (صحابہ) کے نماز میں کس قدر خشوع وخضوع تھا کتنی دل جمعی اور لگن کیساتھ نماز پڑھتے تھے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نمازوں سے سبق حاصل کریں اور اپنی زندگی حضرات صحابہ کی طرز زندگی پر ڈھالنے کی کوشش کریں۔ آمین

وما علینا الا البلاغ

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات